سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (للعہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے } ایڈیٹر
پادری غلام مسیح صاحب۔ }
مینو منزل وارث روڈ۔ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے۔ ڈاکٹر ایمپرس روڈ۔ لاہور۔ منیجر

جملہ خطوط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر صاحب ہونا چاہیے اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۸ نومبر ۱۹۲۴ء	نمبر ۴۸

رباعیاتِ منّت

بے علم ترقیاتِ عقل معلوم ۳، جب عقل نہیں تو زر کی آمد معدوم
بے زر کے مثل ہو عشق ٹیں ٹیں منت کیوں ہوں نہ تجارتوں سے ہندی محروم
چالاک یہ سست جس سے ہو جاتا ہے ۴، تدبیر میں چُست جس سے ہو جاتا ہے
منت ہو تجارت ایک ایسا اُستاد اخلاق درُست جس سے ہو جاتا ہے
ہے خواہشِ سرکار ہم انسان بنیں ۵، شائستہ بہ دبدل وجان بنیں
لیکن یہ تمنا ہے ہماری منت نے دیکھئے کہیں بندۂ احسان بنیں
مُردہ ہے وہ جسم جو نہ رکھتا ہو سر ۶، وہ سر نہیں مغز ہو نہ جس کے اندر
دونوں ہیں قریب غیر ممکن منت پیشہ بے علم اور تجارت بے زر
بہبودِ زراع تو ہے اصل مقصود ۷، دروازۂ قحط بھی ہے اس سے مسدود
اب فکر نہیں کہ دھان سو کھیں منت نہریں ہیں برائے آبپاشی موجود
پیشہ میں لگیں نہ کیوں کہ اب ہارے ہیں ۸، ناکام کسی سبب سے دربارے ہیں
جیسے کہ مسیحوں میں اکثر منت متاثر وہ ہیں جو فیل سرکاریں ہیں
مشہور گریجوایٹ فائق ہیں یہ ۹، افسوس کہ نوکری کے شائق ہیں یہ
کرتے ہیں سفارش انکی ہم بھی منت دس روپے کی نوکری کے لائق ہیں یہ
بیکار کے سامنے نہ آئے کھانا ۱۰، جو کام کرے ضرور پائے کھانا
منت اسی فکر میں ہوں دبلا پیر کیوں کھائیگو میں کھاؤں مجھ کو کھلائے کھانا

غزل در معرفت

میکشد آں ترک چوں صمصام را لرزہ افتد چرخ دیر اندام را
گو غمت آرامِ جاں اے جانِ من لو زجانم بردہ آرام را
گردشِ چشمِ تو از دل محو کرد نقشِ جورِ گردشِ ایام را
درجہاں از جنبشِ ابروی خویش گرم کن بازارِ قتلِ عام را
مُرغِ دل باید چساں راہِ گریز زلفِ تو گسترد ہر سو دام را
آرزویت صبح را آرد بشام دردِ فرقت صبح آرد شام را
کرد ضربِ سیلیِ آہم کبود رنگِ روی چرخِ نیلی فام را
سر بنہ بر کف اگر خواہی زدن در بیابانِ محبت گام را
آں تغافل کیش کے داند نصیر حالِ زارِ عاشقِ ناکام را

نصیر کرنالوی

پادری عبدالحق صاحب کے لکچر

پادری جے۔ وی بیرڈ صاحب کی دعوت پر پادری عبدالحق صاحب فیروزپور اور اس کے ضلع میں درس دینے کے لئے ۔ ا نومبر کی شام کو تشریف لائے۔ اُن کی تشریف آوری سے پیشتر اُن کے پہلے لکچر کا مضمون "کفارہ مسیح" مقرر کر کے اشتہار دیا گیا تھا۔ پادری عبدالحق صاحب کو فیروزپور پہنچکر معلوم ہوا کہ قادیانی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی فیروزپور میں

پیدل سے تشریف فرما ہیں۔ سو انہوں نے مناسب سمجھا کہ قادیانی مولوی صاحب کو موقع دیا جائے کہ اگر وہ لیکچر کے بعد اعتراض کرنا اور اپنے اعتراضوں کا جواب لینا چاہتے ہیں یا کسی اور جائز طریقے سے لیکچروں میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو پہلے سے آپس میں گفتگو کر کے فیصلہ کیا جائے تاکہ کسی طرح کی گڑبڑی نہ ہووے۔ اس کے لئے پادری بیروز صاحب اور پادری عبدالحق صاحب اور پادری پریم داس اور مسٹر نند لعل اور مسٹر گولک چند پیر اکبر علی صاحب وکیل کے مکان پر گئے تاکہ مولوی صاحب اور دیگر احمدی صاحبان سے ملکر فیصلہ کر لیا ہم لوگوں نے ہر طرح سے کوشش اور اُن کے مقرر کردہ مضامین کا اور اُن کی ترتیب کو بھی مان لیا اور اعتراض کے لئے ۲۰ منٹ اور جواب کے ۲۰ منٹ کا وقت دینا منظور کر لیا مگر احمدی صاحبان نے منظور نہیں کیا۔ اس واسطے لاچار ہو کر ہم واپس چلے آئے شام کے ساڑھے چھ بجے شہر کے گرجا گھر میں پادری صاحب کا پہلا لیکچر کفارہ مسیح پر ہوا۔ پادری صاحب قریباً گھنٹہ تک لیکچر دیتے رہے۔ گرجہ سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ لیکچر کے بعد اگرچہ بموجب اشتہار اور صحیح فیصلے کے مرزائیوں کے لئے کوئی اعتراض کا موقع نہ تھا۔ تو بھی اُن کو موقع دیا گیا۔ نہایت مدلل طور پر جواب دیکر پادری صاحب نے کم از کم دیگر حاضرین کی تسلی کر دی۔

دوسرے روز کے لیکچر کا مضمون "الوہیت مسیح" تھا پادری صاحب نے بڑی خوبی کے ساتھ نہایت مؤثر اور دلچسپ پیرایہ میں بڑی مضبوط اور یقین دلانیوالی دلائل سے اپنے مضمون کو پیش کیا اور بعد میں آج بھی اعتراض کا موقع دیا گیا اور ان اعتراضوں کے بھی بڑے معقول اور مدلل جواب دئے گئے۔

تیسرے دن کا مضمون "بائبل کلام اللہ" تھا۔ اس لیکچر کی دلائل ایسی مضبوط اور قاطع تھیں کہ لیکچر کے بعد مرزائیوں کے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے چند اعتراض تو کئے۔ مگر ان میں سے ایک بھی بائبل کے کلام اللہ ہونے پر نہ تھا بلکہ مسیحیوں کی عملی زندگی پر۔ پادری صاحب نے آج بڑی خوبی کے ساتھ مولوی صاحب کے اعتراضوں کی لغویت کو ظاہر کیا۔ اُن کے اس اعتراض کے جواب میں کہ گال پر تھپڑ کھانے کی شریعت پر عمل کرنا غیر ممکن ہے کہا کہ آئیے آپ میری گال پر ایک کے بجائے دو تھپڑ مار لیجئے اور تسلی ہو جائے۔ سوائے مرزائیوں کے اور سب لوگوں نے مولوی صاحب کے اعتراضوں کی لغویت کو پہچان لیا۔

چوتھے دن کے لیکچر کا مضمون "تثلیث" تھا۔ بائبل کے حوالجات اور دلائل کے علاوہ اگرچہ مسئلے کے متعلق دیگر دلائل جو منطقیانہ اور فلسفیانہ تھیں تو بھی پادری صاحب نے ان دلائل کو عام فہم اور سہل کرنے کی بہت کوشش کی تاکہ ہر ایک اُن کو سمجھ سکے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سامعین اُن کو سمجھ رہے ہیں لیکچر کے بعد ایک مسلمان جوان نے چند اعتراض کئے جنکا خاطر خواہ اور تسلی بخش جواب دیکر جلسہ ختم کیا گیا۔

اگرچہ ارادہ تھا کہ سنیچر کے لیکچر کا مضمون "دین حق" مقرر کیا جائے مگر مرزائیوں نے پادری صاحب کے لیکچر کے اختتام پر جلدی سے ہی گرجے میں اشتہار دیا کہ کل شام کو ۷ بجے اُن کا لیکچر "ابطال الوہیت مسیح" پر ہوگا۔ پادری صاحب کا ارادہ ہرگز مرزا صاحب کے برخلاف کچھ کہنے کا نہ تھا۔ اُن کا خیال تھا کہ ہم فقط انجیل کی روشنی کو ظاہر کریں لوگ آپ ہی روشنی اور تاریکی میں فرق کر لینگے۔ مگر مرزائیوں نے اس سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہا۔ اس واسطے انہوں نے الوہیت مسیح کے برخلاف ایک الگ جگہ لیکچر دے کر لوگوں کو بہکانے کا ارادہ کیا۔ اس واسطے لاچار ہو کر پادری صاحب کو سنیچر کے لئے "ابطال مسیحیت مرزا قادیانی" پر لیکچر کا اشتہار دینا پڑا۔ اور مرزائیوں کی تسلی کے لئے یہ کہا گیا کہ لیکچر دینے کے بعد ایک پورا گھنٹہ سوال و جواب کے لئے دیا جاویگا۔

سنیچر کی شام کو "ابطال مسیحیت مرزا قادیانی" پر لیکچر ہوا پادری صاحب نے بڑی خوبی کے ساتھ خداوند یسوع مسیح اور مرزا قادیانی کا مقابلہ کر کے یسوع کے مسیح ہونے کی دلائل پیش کیں۔ پادری صاحب کے لیکچر کے ختم ہونے پر بار بار لوگوں کو اعتراض کرنے کے لئے کہا گیا۔ کسی نے اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کی اور جلسہ بڑی شانتی کے ساتھ ختم ہوا۔

راقم۔ ایک فیروزپور نواسی۔

ابطال مسیحائی مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر سن کر فیروزپور کے غیر احمدی مسلمان ایسے شیر و دلیر ہو گئے کہ انہوں نے تکذیب میں اگلے روز ہی لیکچروں کے سلسلہ کا مندرجہ ذیل اشتہار دیا۔ امید کی جاتی ہے کہ غیر احمدی مسلم اصحاب نے احمدی صاحبان کو اپنے جوہر دکھائے ہونگے۔ اُن کے اشتہار کا مضمون یہ ہے۔

۷۸۶

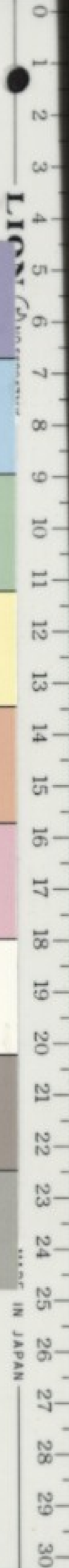
مسئلہ ختم نبوت

حامداً و مصلیاً۔ جملہ اہل اسلام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آج بتاریخ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۲۲ء کو بوقت ۷ بجے شب بمقام مسجد جموں والی میں حضرت مولینا مولوی بشیر احمد صاحب فاضل سہارنپوری مدرس اول مدرسہ عربیہ اسلامیہ فیروزپور شہر و حضرت مولینا مولوی حسین محمد صاحب فاضل امام مسجد پلٹن ۳۲ پنجابی ایک جامع و مانع تقریر فرما کر جمیع حضرات حاضرین کو یہ امر ذہن نشین کرینگے کہ بعد جناب حضرت رسالت مآب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص دعوئ نبوت کرے تو وہ دلائل شرعیہ کی رو سے کاذب و دجال ہے۔ امید ہے کہ جملہ حضرات تشریف لا کر حضرت مولینا کے مواعظ حسنہ و دلائل قطعیہ سے مستفید ہونگے۔ المشتہر فقیر خلیل دہلوی ناظم انجمن نصرت الاسلام فیروزپور شہر

پادری سلطان محمد پال صاحب کا لیکچر

پادری مولوی سلطان محمد افغان صاحب نے بروز منگل ۲۱ تاریخ نومبر ۱۹۲۲ء کو شام کے وقت فرخ آباد کے شہر کے گرجے میں لیکچر دیا جس کا مضمون "عالمگیر مذہب" تھا۔ اس کا اختصار مندرجہ ذیل ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۱)





نورافشاں

مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۴ء

حل الاشکال

یسوع مسیح کے شاگرد

عموماً ہمارے مسلم بزرگوں اور بھائیوں کو یسوع مسیح کے شاگردوں کی کمزوریاں مشکل میں ڈالتی آئی ہیں۔ ان کی کمزوریوں سے عام مسیحی اور ہمارے ہندو بھائی بھی کسی قدر پریشان ہوا کئے ہیں۔ ایسے اصحاب کی تسلی کے لئے ہم یسوع مسیح کے شاگردوں کی بابت اختصاراً اپنے خیال کا اظہار کرتے ہیں۔

۱۔ یسوع مسیح کے شاگردوں یا رسولوں کی فہرست

شمعون جو پطرس کہلاتا ہے۔ اس کا بھائی اندریاس زبدی کا بیٹا یعقوب اور اُس کا بھائی یوحنا۔ فیلبوس اور برتلمائی۔ توما اور متی محصول لینے والا۔ حلفا کا بیٹا یعقوب اور تھدی شمعون کنعانی اور یہوداہ اسکریوطی جس نے اُسے پکڑوا بھی دیا۔ متی ۱۰: ۲-۴۔

خداوند یسوع مسیح کے شاگرد تو اور بھی تھے۔ اور ان شاگردوں کے شاگرد بھی تھے۔ مگر خاص شاگرد یہی بارہ تھے جو رسول اور حواری مشہور ہیں۔ اُنہوں نے خاص طور سے ساڑھے تین سال تک اپنے اُستاد کے ساتھ رہ کر اس کی زندگی کو۔ اس کے کام کو دیکھا۔ اُس کی تمام باتوں کو سنا۔ اور بعد کو انہیں رسولوں اور اُن کے شاگردوں نے بصورت موجودہ انجیل اپنے اُستاد کی زندگی اور کام و کلام کا وہ اختصار لکھا جو فی زمانہ مسیحیت کا اصول مانا گیا ہے۔

(۲) حواریوں کی بلاہٹ کا ذکر۔ انجیل نویس ظاہر ہیں کہ اُن کو یسوع مسیح نے اپنی پیروی کی دعوت دی اور اُنہوں نے اُسے قبول کیا متی ۴: ۱۸-۲۲ مرقس ۳: ۱۶-۱۹ لوقا ۶: ۱۴-۱۶ یوحنا ۱: ۴۵-۴۹ وغیرہ۔ ان مقامات سے یہ بات ظاہر ہو جائیگی کہ یسوع مسیح نے حواریوں کو بلایا تاکہ آدمی پکڑنے والے ہو جائیں اور حواریوں نے اُس کی پیروی رضا و رغبت سے کی۔

(۳) کچھ دیر تعلیم دے کر یسوع مسیح نے حواریوں کے سپرد ایک عظیم خدمت کی۔

متی ۱۰: ۵-۴۲ تک۔ یہی مطالب مرقس ۱۶: ۹-۱۸ تک دہرائے گئے ہیں۔ جو اختیارات و خدمت یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے سپرد کی۔ وہ شاگردوں کی ایمانداری کی ہی شاہد نہیں ہے۔ بلکہ اُن کی ہزاروں کمزوریوں کے باوجود بھی اگر اُن میں فرض کر لی جائیں تو اُن کی وفاداری اور ایمانداری کی شاندار سند ہو جس پیر و مرشد نے ابتدا میں انہیں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں بھیجا جس نے انکو آسمانی بادشاہت کی منادی کے لئے مقرر فرمایا۔ جس نے انکو بیماروں کے چنگا کرنے اور مردوں کو جلانے وغیرہ کا اختیار دیا وہ اُنکی جملہ کمزوریوں سے آگاہ تھا۔ اُن کی کمزوریوں کی اصلاح کے لئے اُن کے ہمراہ تھا۔ جو اختیار و اقتدار یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو دیا تھا وہ لاریب عظیم الشان بلکہ الٰہی اختیار و اقتدار تھا وہ ہرگز صرف یسوع مسیح کا مومن و معتقد ہونے کے لئے ضروری نہ تھا۔ کیونکہ یسوع مسیح کے حواری اس اختیار و اقتدار کے حاصل کرنے سے پیشتر ہی یسوع مسیح کے مومن و پیرو تھے۔ بلکہ جو اختیار و اقتدار یسوع مسیح نے اپنے حواریوں کو دیا وہ خدا کی بادشاہت کی منادی کی خدمت انجام دینے کے لئے تھا جس کی مخالفت و مکاذبت کے لئے زمین کی کل بشری آبادی کمربستہ تھی۔ اس عظیم الشان اختیار و اقتدار سے جو حواریوں کے اُستاد نے اُنکے سپرد کیا تھا اُنکی ذمہ داری کو نہایت بڑھا دیا تھا۔ آخر وہ انسان تھے۔ میدان عمل میں اُن کے آگے ہزارہا کمزوریوں اور غلطیوں کا اور سہو و خطا کا امکان تھا اگر اس اختیار زیر بحث کے حصول کے بعد حواریوں کے اُنکے عمل میں سہو و خطا کی نمائش بھی ہو تو بھی اُنکی زندگیوں کے آخر تک کے حالات دیکھے بغیر اُن کی کسی کمزوری کو پکڑ کر کسی پر اُنکی تمام وفاداری و ایمانداری کا فیصلہ کرنا ہمارا نامعقول فعل ہوگا۔ اُنکی وفاداری اور ایمانداری کو اُنکی زندگی کے آخری دم پر کھڑا ہو کر دیکھنا چاہئے۔

(۴) انجیل نویس اپنی کمزوریوں کے قصے خود لکھتے ہیں۔

(۱) وہ خود اپنے حسب و نسب اور پیشہ کو ظاہر کرتے ہیں متی ۴: ۱۸-۲۲ (۲) انجیل نویس خود لکھتے ہیں کہ ہم اپنے اُستاد کی باتیں نہ سمجھا کرتے تھے متی ۱۵: ۱۶ و ۱۷: ۱۳ (۳) وہ خود لکھتے ہیں کہ ہم اپنے اُستاد کی باتیں بھول جایا کرتے تھے متی ۲۶: ۵ (۴) وہ خود کہتے ہیں کہ ہم دعا مانگنے میں سست تھے متی ۲۶: ۳۶-۴۴ (۵) وہ خود لکھتے ہیں کہ ان میں بڑے چھوٹے ہونے کے خیال پائے جاتے تھے متی ۲۰: ۲۰-۲۹ و ۱۸: ۱-۴ (۶) وہ خود لکھتے ہیں کہ اُن میں سے ایک شاگرد نے اپنے اُستاد کو بیچ دیا (۷) وہ خود لکھتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ ایک بیمار کو چنگا نہ کر سکے۔ متی ۱۷: ۱۶ و ۱۹-۲۰ (۸) وہ خود لکھتے ہیں کہ ایک شاگرد نے لعنت بھیجکر اپنے اُستاد کا انکار کیا۔ (۹) وہ لکھتے ہیں کہ گرفتاری کے وقت تمام شاگرد اپنے اُستاد کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (۱۰) وہ خود لکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کی تصلیب کے دن سے ایک عرصہ تک دشمنوں کے خوف کے مارے چھپتے پھرتے تھے (۱۱) وہ خود لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے اُستاد کے مردوں میں سے زندہ ہونے کی خبر کا ابتدا میں یقین نہ کیا۔ (۱۲) وہ لکھتے ہیں کہ یسوع مسیح نے نہ صرف اپنے شاگردوں کی کمزوریوں کو پسند نہ فرمایا تھا بلکہ حواری یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اُس نے جا بجا

خنجر زنوں کو بھی ہمیشہ ناپسند کیا۔ خاص کر جب یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے روبرو ایک دفعہ اپنی موت کا ذکر کرکے رنجیدہ ہوا تو پطرس رسول نے نہایت دلیر ہوکر کہا کہ یہ تجھ پر کبھی نہ ہوگا۔ تب آپ نے پطرس کو یہ کہہ کر ملامت کی کہ اے شیطان تو مجھ سے دور ہو متی ۱۶: ۲۱-۲۳ پھر یسوع مسیح نے اپنی گرفتاری کے وقت شاگردوں کی خوار کی خبر دی تو پھر پطرس نے نہایت دلیری سے کہا کہ اگر اور تجھے چھوڑیں تو چھوڑیں مگر میں مرنے تک تیرا ساتھ نہ چھوڑونگا۔ تب اُستاد نے فرمایا کہ تو آج ہی رات کو مرغ کے بانگ دینے سے پہلے میرا تین دفعہ انکار کریگا۔ پھر جب یسوع گرفتار کیا گیا تو پطرس نے اپنی تلوار سے اپنے اُستاد کو بچانا چاہا مگر اُستاد نے تلوار چلانا منع کردیا۔ متی ۱۲ : ۲۰-۵۔ ان مثالوں میں حواری آجتک دنیا کو یہ باتیں سکھا رہے ہیں کہ یسوع مسیح نے نہ صرف... ہماری کمزوریوں کو پسند نہ کیا بلکہ اُس نے ہماری خنجر زنیوں کو بھی کبھی پسند نہ کیا۔

مندرجہ صدر باتوں پر جب غور کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے یہ بات نظر آتی ہے کہ یسوع مسیح کے شاگردوں کی جو کمزوریاں انجیل میں لکھی گئی ہیں۔ وہ اُس کے شاگردوں کی خود رقم کردہ ہیں۔ دوسری بات یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اُن کی یہ تمام کمزوریاں ساڑھے تین برس کے تعلیمی زمانہ کی ہیں۔ جب وہ اپنے اُستاد کے ساتھ رہ کر اُس سے تعلیم پا رہے تھے۔ سوم یسوع مسیح کے حواریوں کا اپنی قلم سے اپنی کمزوریوں کی فہرست بالا اپنی تحریرات میں لکھ دینا ان کی راست گوئی اُن کی دیانت داری کی مہر صداقت ہے۔ اُن کے صداقت پسند اور حق شناس ہونے کا بے خطا ثبوت ہے۔ وہ دروغگوئی اور فریب دہی کے الزام سے پاک ہیں۔ اُن میں خود شناسی اور حق پسندی کی بھرپوری نظر آتی ہے۔ وہ اپنے اُستاد کی نظر میں خواہ کتنے ہی قابل ملامت ہوں پر اہل دنیا اُن کے خلاف منہ نہیں کھول سکتے۔ کیونکہ وہ یسوع مسیح کے حواری ہوکر اپنی کسی پر فضیلت ثابت کرنے کی اپنی پیری یا اپنی خلافت کے قیام کی۔ اپنی بے گناہی کے اظہار کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی کمزوریوں کی حکایات خود قلمبند کرتے ہیں پس وہ سچے اور راستگو اور دیانتدار اور امانتدار ہیں۔ دروغگوئی اور کذب بیانی سے نافر ہیں۔ خودغرضی اور خودپرستی کی بیماری سے پاک ہیں۔ فریب دہی اور دھوکا دہی سے خالی ہیں۔ صاحب عقل اور صاحب تمیز ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کی تحریر قابل اعتبار نہ سمجھی جائے تو کسی دوسرے مصنف کو بھی ان پر فوقیت نہیں دی جا سکتی۔ (باقی دارد)

کاروبار

گذشتہ سے پیوستہ

(از قلم مسٹر بیغوں چوں)

مارکوئیس ڈی اسپائی نولا نے "مسٹر ہوریس" سے پوچھا کہ تمہارا بھائی کیوں مرگیا؟ تو "مسٹر ہوریس" نے جواب دیا کہ اُس کے پاس کرنے کو کوئی کام نہ تھا۔ اس لئے وہ مرگیا۔ "مارکوئیس" نے یہ سنکر آہ سرد کھینچی اور سخت متعجب ہوا اور کہا کہ:۔

"کیا ہمارے ایک بہادر جرنیل کے مار ڈالنے کو یہ کافی ہے؟"

بعض لوگ جو تجارت اور کاروبار میں کامیاب نہیں ہوئے زمانہ کی شکایت کرتے ہیں۔ تقدیر کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور بعض فلک کجرفتار کو ٹیڑھی سیدھی سناتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنے مقدر کا گلہ کرتے ہوئے مجھ سے کہا۔ کہ اگر میں ٹوپی بنا کر بیچنے لگوں تو شاید کل دنیا میں آدمی بغیر سر کے پیدا ہونے لگیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے اور معاملہ کی تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ ایسے لوگ اپنی ہی غفلت۔ بدانتظامی فضولخرچی سستی اور کاہلی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

ڈاکٹر جونس جو لاہوری وکیل کی طرح چند شلنگ اپنی جیب میں لیکر لنڈن وارد ہوئے تھے۔ ایک لارڈ کو خط لکھتے ہوئے اُس میں "آپ کا خادم فلاں" کی جگہ "آپکا فاقہ کش خادم جونس" لکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس عجوزہ فرتوت کی کل شکایتیں فضول اور بےجا تہمتیں ہیں۔ میں نے کبھی کسی لائق شخص کو محتاج اور پریشان نہیں دیکھا۔ جہاں کہیں اور جب کبھی لوگ تباہ ہوئے اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ تھا۔ سچ ہے:۔

"ہماری تمام مصیبتیں ہماری ہی پیدا کی ہوئی ہیں۔"

میرے دوستو۔ "بھیڑ کھانے والا مُحنتی سور ہنے والے شیر سے کہیں زیادہ مفید ہے۔" محنت۔ توجہ۔ درستی۔ وقت کی پابندی۔ خوش سلیقگی چستی اور چالاکی یہ تمام کاروبار میں ترقی کے لئے ممد ہوتی ہیں۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ مذکورہ بالا چھوٹے چھوٹے جواہر ریزے گرانقدر اور پاکیزہ صفات ہم لوگوں کی نظر میں عموماً ہیچ اور حقیر ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقتاً انسانی ترقی اور راحت کے لئے یہی ضروری اسباب ہیں اور یہی ذرا ذرا سی اوصاف ہیں جو انسان کی طبیعت میں سرایت کرکے انسان کو انسان بنا دیتی ہیں۔ نہ صرف فرد واحد بلکہ تمام قوم کا چال چلن بھی انہیں اجزا سے مرکب ہو۔

"تاریخ عالم میں غوطہ لگا کر دیکھو۔ اور اس فلسفہ پر غور کرکے دیکھو کہ اقوام کیونکر بنتی اور بگڑتی ہیں۔ اُن کے ہبوط و انحطاط کا راز کیا ہے۔ تمہیں تھوڑی غور و فکر سے پتہ چل جائیگا کہ انہیں چھوٹی چھوٹی صفات کی چٹان سے اُن کی حماقت کی کشتیاں ٹکرا کر پاش پاش ہوگئیں۔ اس لئے کچھ نہ کچھ کام اشد الفعل یعنی انسان کو ضروری اور لازمی ہے۔

کام عالم کے کاروبار کی بنیاد ہے۔ تمام خوشحالیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہی وہ نمک ہے جو خوانِ زندگی کو بامزہ



بنا دیتا ہے۔ مفلسوں کا سہارا اور ناداروں کی پشت و پناہ ہے۔ یہ ترقیوں کا منبع ہے اور جمہوریت کی ماں ہے۔ بلا اس کا دشمن کبھی میدان ترقی میں بڑھ نہیں سکتا۔

میاں بشیر فرماتے ہیں:-

جس کا دنیا میں کام اچھا ہے
اُس کا عقبےٰ میں نام اچھا ہے۔

نام مت لیجئے ہے نام میں کیا
کیجئے کام کام اچھا ہے

اس لئے لازم ہے کہ ہر شخص کوئی نہ کوئی کام کرنے کی قابلیت اور اہلیت اپنے اندر پیدا کرے۔ خواہ چھوٹے سے چھوٹا کام ہی کیوں نہ ہو۔

میں لکھ چکا ہوں کہ درستی اور خوش سلیقگی وغیرہ ترقی کے لئے ضروری صفات ہیں۔ لیکن محنت خوش قسمتی کی جڑ ہے۔ اور سلیقہ شعار آدمی اس امر کا ثبوت ہے کہ اس نے اچھی تعلیم پائی ہے۔ سوچنے میں سلیقہ۔ بولنے میں سلیقہ انتظام میں سلیقہ۔ غرض ہر جگہ سلیقہ ہی سلیقہ کی ضرورت ہے۔ انسان کے لئے یہ ضروری ہو۔ کہ جس کام کو شروع کرے اُسے تمام کر کے چھوڑے۔ کیونکہ ایک کام کا پورا کرنا دس بڑے کاموں کے ادھورا چھوڑنے سے ہزار درجہ بہتر ہے آجکل سلیقہ پر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لیکن اگر ایک شخص لائق بھی ہو اور نیک چلن بھی ہو۔ مگر بے سلیقہ تو اُس پر ہرگز بھروسہ و اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔

"چارلس جیمز فاکس" کی یہ عادت تھی کہ وہ چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی پوری محنت اور ایمانداری سے انجام دیتے تھے۔ جب وہ قلمرو برطانیہ کے وزیر مقرر ہوئے تو اُن کے ایک دوست نے اُن کے بدصورت لکھنے کی شکایت کی۔ فوکس نے فوراً ایک خوش نویس نوکر رکھا اور بچوں کی کاپی سلیٹ پر حروف کی مشق شروع کر دی اور تھوڑے ہی دنوں میں اچھے خوشنویس ہوگئے۔ ایسی ہی ادنیٰ ادنےٰ باتوں پر غور کرنے سے اس نے غیر فانی شہرت حاصل کی۔

شاہراہ ترقی پر گامزن ہو کر کامیابی حاصل کرنے کے لئے خوش سلیقگی ایک اشد ضروری چیز ہے۔ اس کی وساطت سے اہم سے اہم کام نہایت آسانی سے انجام پذیر ہوتا ہے خوش سلیقگی گویا مسند ترقی میں تہ بہ تہ اشیا کا چننا ہے اچھا چننے والا بُرے چننے والے سے دُگنی چیزیں رکھ سکتا ہو کسی کام کو سلیقہ سے کرنے کے لئے بہتر تجویز اور عمدہ ترکیب یہی ہو کہ اُسے حتی الامکان اُسی وقت ختم کر دیا جائے اور دوسرے وقت کے لئے اُٹھا نہ رکھیں ؎

آج کا کام اگر نہ آج کرو
کل کو کیا ہوگا کام پھر کل کا

ملک فرانس کے ایک وزیر سے جو اپنے کاموں میں بلا کا چالاک اور تیز تھا اور اُس پر طرہ یہ کہ تماشاؤں کا عاشق زار لیکن جب لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیوں صاحب یہ دونوں کام آپ کیسے کرتے ہیں کہ کام بھی کرو تماشا بھی۔ اس پر وزیر نے نہایت برجستہ جواب دیا۔

"میں آج کا کام کل پر نہیں چھوڑتا۔ اس لئے سیرو تماشے میرے کاموں میں حارج نہیں ہو سکتے"۔

بڑے بڑے کاموں کو نہایت مستعدی سے کرنا چاہئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا کام نہایت سلیقہ سے انجام پذیر ہو تو خود بسم اللہ کر کے شروع کر دو۔ لیکن اگر تمہاری یہ خواہش ہو کہ تمہارا کام ادھورا رہ جائے تو بیشک دوسروں کے حوالہ کر دو۔ (باقی باقی)

انسداد شراب نوشی

(مرسلہ حاجی وجیہ الدین مالک آئل پاینیر کمپنی (تاجر اسلحہ) میرٹھ)

ہم صدق دل سے انسداد شراب نوشی کے حامی ہیں اِس وجہ سے رزولیوشن مذکورہ کو پبلک کی آگاہی کے لئے درج اخبار کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

بخدمت معزز ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ و لوکل کونسلیں۔

غالباً آپ حضرات کو علم ہے کہ بندہ نے ایک رزولیوشن حسب ذیل الفاظ میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:-

"یہ اسمبلی سفارش کرتی ہے کہ ہندوستان میں ہر قسم کی شراب کی درآمد۔ کشید و فروخت اور استعمال کو روکنے کا قانون نافذ کیا جائے"۔

مجھے یقین ہے کہ اس سلسلہ میں میرے معزز احباب کی کثیر تعداد جنکو اپنے ملک میں شراب نوشی کے جلد از جلد بند ہو جانے کی فکر دامنگیر ہے میری اس تحریک کا ہر طرح خیر مقدم کرینگے اور معزز ممبران اسمبلی و معزز ممبران لوکل کونسل و کونسل آف اسٹیٹ اپنی اپنی مجلسوں میں اس معتم بالشان اور ضروری مسئلہ کی تائید کے لئے تحریک کرنا اپنا فرض سمجھینگے۔

معزز حضرات! آپ کو خوب معلوم ہے کہ ایشیا تمام دنیا کے ہر بڑے مذہب کا گہوارہ بنا رہا ہے اور نیز دنیا کے تمامی مذاہب استعمال شراب کی سخت مخالفت کرتے ہے ہیں۔ ہم باشندگان ایشیا فطری طور پر شراب نوشی سے پرہیز کرنے والے اور اس بارہ میں متشدد پیدا ہوئے ہیں ہر اعلےٰ سوسائٹی کا کوئی متنفس بھی علانیہ شراب نہ پیگا۔ جب تک کہ وہ اُس کے لئے تیار نہ ہو جائے کہ برادری سے خارج ہو جائیگا۔ اور اُس کی سوسائٹی میں چاروں طرف سے حقارت اور نفرت کی نگاہیں اُس پر پڑینگی۔ میری دلی تمنا تھی کہ ہندوستان دنیا کے تمام ممالک میں پہلا ملک ہو جو انسداد شراب نوشی کی طرف قدم بڑھائے اور اسکو روکے۔ مگر افسوس کہ سبقت کا یہ امتیاز اُس کے نصیب میں نہ تھا۔

ہمیں اس جانب قدم بڑھانے میں گو بہت دیر ہوگئی۔ مگر اب بھی ہمارے امکان میں ہے اور وقت ہے کہ اس بدعادت کے دور کرنے میں تمام ایشیائی ممالک پر سبقت لے جائیں۔ اگر ہم ایسا چاہتے ہیں تو مزید تاخیر سے بچنے کے لئے ہم کو فوراً کام شروع کرد

چاہئے۔ اس لئے کہ باشندگان امریکہ کی مثال تمام ترقی یافتہ قوموں کو بتا رہی ہے کہ شراب نوشی چلتے ہوئے جہازوں کے راستہ میں ایک مہلک چٹان ہے کہ اگر اس سے تحفظ نہ کیا گیا تو اس کا انجام بجز ہلاکت قریب کے کچھ نہیں۔

. . . .

یہ مخاطبہ ان معززین کے لئے ہے۔ جن کے لئے مذہبی احکامات جملہ تجارتی پولیٹیکل اور سوشیل خیالات سے بالا اور افضل ہیں اور جن حضرات کی نگاہوں میں مذہب کی وقعت کم ہے ان کے لئے دلائل قویہ پیش کرونگا۔ جن سے ثابت ہوگا کہ شراب نوشی کے انسداد سے ملکی ترقی کے رستہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ بلکہ سوشل پولیٹیکل اور تجارت ہر قسم کا فائدہ ہوگا۔

اس نیک کام کی مخالفت صرف دو جماعتیں کر سکتی ہیں ایک وہ جو شراب نوشی کے عادی ہیں اور دوم وہ بوالہوس جو انسانی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کے متوقع بنکر روپیہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

اول الذکر جماعت کی مخالفت بعض علانیہ نہ ہوگی بلکہ وہ کسی حیلہ سے شراب نوشی کے حامی ہونگے۔ اور ان کا جملہ مفاد تجارت ہی قرار پا سکتا ہے کہ وہ کہینگے بھلا ہماری وہ جماعت جو شراب فروشی سے روٹی پیدا کر رہی ہے۔ انسداد کے بعد کیا کریگی؟ لیکن ان کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہماری قوم کا ہر پیسہ جو اس کی تجارت سے محفوظ رہیگا۔ وہ اس سے کہیں بہتر اور سود مند تجارتوں میں لگ سکتا ہے۔ مثلاً شراب کی دوکان میں دودھ کی دوکان قائم ہو سکتی ہے۔ اور ہر کلاری میں مکھن اور پنیر کا کارخانہ کھل سکتا ہے جن میں ہزارہا گائے پرورش پائینگی جو قوم کی دودھ پلانے والی مائیں کہلاتی ہیں۔ ان کے بقا سے ہماری خانگی فلاح اور کفایت شعاری کو ترقی ہو سکتی ہے۔ وہ روپیہ اور وہ وقت جو آج ہم اس تجارت میں صرف کر رہے ہیں اور وہ ہماری ترقی کا سد راہ اور تمام جرائم اور افلاس کا سبب بنا ہوا ہے۔ ایسی مفید اور کارآمد اشیا رنگ بنانے اور تجارت کرنے میں صرف ہوگا۔ اور اس سے ایسے تفریحات بہم پہنچائے جائینگے جو بالکل بے مزہ ہونگے۔

اب میں مسٹر ہارڈنگ پریزیڈنٹ امریکہ کے چند الفاظ معزز ممبران کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ہر طبقہ کے لوگ خواہ عورتیں ہوں یا مرد اب احساس کر رہے ہیں کہ ممانعت سے کیا فوائد ہیں وہ محسوس کر رہے ہیں کہ قرض جلد ادا ہونے لگا۔ مرد اپنی اس کمائی کو گھر لانے لگے جو پہلے شراب خانوں کی نذر ہوتی تھی۔ اچھا کھانے اور پہننے لگے اور سیونگ بنک میں روپیہ زیادہ جمع ہونے لگا۔ شراب کی تجارت جو پہلے بنگاہ وقعت دیکھی جاتی تھی اب حقیر اور تباہ کن خیال کی جاتی ہے۔ ان واقعات کو دیکھتے ہوئے کون متنفس اپنی خود غرض خواہش سے پامال ہو کر اس تجارت کے موافق ووٹ دے سکتا ہے؟

ممالک متحدہ امریکہ میں اس کی ممانعت اس قدر مقبول عام ہوئی کہ اخبار **انشورنس جرنل** بایں الفاظ تبصرہ کرتا ہے۔ "سالہائے گذشتہ کے نقشہ جات دیکھنے سے معاوضہ دینے والی کمپنیوں کو معلوم ہوا ہے کہ پیروار کے روز کی صبح کے حادثات میں معتدبہ کمی ہوگئی ہے۔ یہ کمی ممانعت شراب نوشی کے حکم کے بعد واقع ہوئی کہ وہ مزدور جو تمام ہفتہ رات میں بیٹھکا کرتے تھے۔ اور سیدھے طریق نہ چل سکتے تھے وہ آجکل اتوار اور دیگر تعطیلوں کے دن بھی پیچیدہ اور تنگ راہ نہیں ڈھونڈتے۔ اتوار کے دن ان لوگوں کو گھسیٹ کر گھروں میں پہنچایا جاتا تھا اور پیر کے روز کام پر نہایت خستہ حالی میں آتے تھے۔ اب وہ بے تکان کام کرتے ہیں اور ان کے کام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ پیر کے صبح والے حادثات عموماً ۱۱ بجے دن کو اور ۳ بجے شام کو واقع ہوا کرتے تھے۔ لیکن اس وقت دونوں اوقات میں ان کی حالت بہت اچھی پائی جاتی ہے"۔ یعنی شراب نوشی کے زمانہ میں پیر کے دن جھومتے ہوئے مستانہ چال آتے تھے۔ اور اب معمولی حالت سے بھی بہتر حالت میں آتے ہیں اور اس سبب سے پیر والے جرائم میں معقول کمی ہوگئی ہے۔ جب سے امریکہ میں ملکی ممانعت ہوئی ہے بہت سے بڑے بڑے شراب خانے بند ہو گئے جو لوگ صرف دس سینٹ کی خوراک محض اس لئے کھاتے تھے کہ باقی روپیہ شراب نوشی میں خرچ کریں وہ اب ۵۰ یا ۶۰ سینٹ اپنی خوراک میں خرچ کرتے ہیں۔ دودھ اور مکھن کی تجارت کو بہت ترقی ہوگئی۔ مکانوں پر دودھ کا خرچ بہت بڑھ گیا۔ جو لوگ امریکہ کے شراب خانوں میں جا جا کر شراب پیتے تھے وہ اس وقت قہوہ کا استعمال کرنے لگے اور قہوہ ہردلعزیز ہوگیا۔ ہر شہر اور قصبہ میں بالائی کے برف کی تجارت کو بہت فروغ ہوگیا ریاست ہائے امریکہ کے مختلف مقامات کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بالائی کے برف اور مکھن اور پنیر کا نکاس سو فیصدی بڑھ گیا۔ دودھ کی تجارت میں ۴۰ فیصدی۔ قہوہ میں ۲۵ فیصدی اور مٹھائی میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ ہوگیا۔ مکھن اور پنیر کے کارخانے والے محسوس کر رہے ہیں کہ ممانعت شراب نوشی کے سبب صرف ان کے مال کا نکاس ہی نہیں بڑھا۔ بلکہ ان کے ملازموں اور مزدوروں کے تقویٰ کی وجہ سے ان کی تجارت کو بیشمار فائدہ پہنچا ہے۔ یہ مزدور اور ملازم اب بہ نسبت سابقہ وقت کے بہت پابند اور جفاکش ہو گئے ہیں۔ اشیائے خوردنی کی فروخت کے بعد سب سے زیادہ فائدہ جوتوں کی تجارت کو پہنچا ہے۔ اوماہا میں اس ممانعت شراب نوشی کے بعد پہلے ہی ہفتہ میں جوتوں کی مانگ زیادہ ہوگئی۔ اور خاصکر بچگانے جوتے بہت خریدے جانے لگے۔ اس حکم کے دس مہینے بعد سیٹل میں ایک جوتے کی کمپنی نے ۳ جدید دوکانیں ان دوکانوں میں کھولیں جہاں پہلے شراب فروخت ہوتی تھی۔ اس کمپنی کے پریزیڈنٹ کا بیان ہے

کر چکا نے جوتوں کی تجارت میں پچاس فیصدی اضافہ ہو گیا اور یہ خرید ار وہ ہیں جنکی کمائی اور دولت پہلے شراب خانوں کی نذر ہوا کرتی تھی۔ (باقی آئندہ)

ہندو اور آریہ

ہندو دھرم کیا ہے

آج تمام اہل ہنود کے اخبارات و رسائل تحاریر و تقاریر میں یہ شور مچایا جا رہا ہے کہ ہندوستان کیا تمام دنیا کو ہندو بنالو۔ اور ہندو قوم کی کوئی بھی ایسی طاقت نہیں جو اس مقصد کی تکمیل میں صرف نہ ہو رہی ہو۔ لہذا اگر درحقیقت ہندو دھرم میں صداقت ہو تو فرد۔ ہے اُسے قبول کیا جائے مگر جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں آریہ سماج تو نہایت سختی کے ساتھ اس کو مجموعہ اباطیل قرار دیتی ہے۔ پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آریہ صاحبان کیوں کہہ رہے ہیں کہ

ہندو بنجاؤ نہ کہ آریہ سوامی شردھانند نے آگرہ میں بھارتی شدھی سبھا کی بنیاد ڈال دی کہ جنکا مقصد ان نیم ہندو اور نیم مسلمان لوگوں کو جو ہندو دھرم میں آنے کے لئے تلملا رہے تھے۔ شدھ کیا جائے۔ کام شروع کیا جائے۔ کام شروع ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوؤں کے سب فرقے بڑے جوش سے اس کام میں مشغول ہیں۔ یہ بہت ہی نیک آثار ہیں مگر میں شدھی سبھا کے کارکنوں سے اپیل کرونگا کہ وہ اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔ کہ ملکانہ راجپوتوں گوجروں اور جاٹوں میں اول تو پرچار کی ضرورت ہی نہیں وہ خود ہندو دھرم سے واقف ہیں۔ اگر بالفرض پرچار کی ضرورت پڑے تو آریہ سماج کو اپنے اصول کو بالائے طاق رکھکر صرف سناتن دھرم کا ہی پرچار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اب ہمارا فرض ان کو ہندو بنانا ہے۔ نہ کہ آریہ سماجی۔ (اخبار کیسری اپریل ۱۹۲۳ء)

ہندو دھرم پر آریہ دھرم کو قربان کردو وہ ہندو دھرم یعنی سناتن دھرم جس کی خاطر آریہ سماج سی ضدی اور متعصب قوم اپنے اصول کو بھی بالائے طاق رکھنے کو تیار ہے۔ کیا ہے ؟ یہ ایک سوال ہے جس کی نسبت پنڈت دیانند کی رائے آریہ سماج پر سند ہے۔ پس ہم اُسے آپ ہی کی زبانی سُناتے ہیں۔

سوامی جی کا معیار صداقت اس سوال کا جواب سُننے سے پیشتر ہم پنڈت جی سے جب سچائی کی کسوٹی دریافت کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ

جس ایک ایک کے برخلاف نو نو سو ننانوے شہادت دیتے ہوں تو وہ ہزار کے ہزار جھوٹے ہیں۔ ان میں ایک بھی سچا نہیں ہو سکتا سچی بات وہی ہے جو ایک ہو اور ہمیشہ یکساں رہے۔" (جیون چرتر سوامی دیانند سرسوتی)

سوامی دیانند صاحب نے بات تو ہزار کی ایک ہی کہی کہ سچی بات وہی ہے جو ایک ہو اور اس میں ذرا بھی اختلاف نہ ہو۔ آؤ اب ہم اسی اصول پر یہ دیکھیں کہ ہندو دھرم کیا ہے؟ کیا وہ ایک ہی ہے۔ یا اس کی کوئی بات بھی ایک نہیں ہے۔ مختصراً چند اصول اہم اور عام فہم عقائد کی تحقیقات سے حقیقت کھل جائیگی۔ تاکہ جو کوئی ہندو بننا چاہے اُس کو کسی قسم کی غلطی نہ لگے۔

ہندوؤں کے عقائد

ہندو خدا کے منکر آریہ سماج کا پہلا اصول یہ ہے کہ "سب ودیا اور ست ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول (علت اول) پرمیشور ہے"۔ مگر (۱) چارواک۔ ابھانک۔ بودھ اور جین یہ سب دنیا کی اُتپتی سوبھاؤ (طبعی) سے مانتے ہیں۔ سب اشیاء (اپنے) ذاتی خواص سے ملکر بنتی ہیں۔ "جہان کا خالق کوئی نہیں"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۳۰) (۲) چارواک۔ بودھ اور جین لوگ ویدوں کی مذمت کرنے لگے اور (انہوں نے) وید کے مخالف اور ایشور سے منکرین کا نیا مت جاری کر دیا۔" (ستیارتھ صفحہ ۵۳۳) (۳) یہ حالت ان (بودھوں) کی وید اور ایشور سے منکر ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ وغیرہ (ست پرکاش صفحہ ۵۴۰) (۴) مرنے جیو (روح) کو جین (ذی عقل) مان کر ایشور کو نہ ماننا جینیوں اور بودھوں کی حماقت اور تعصب پر دلالت کرتا ہے"۔ (ست پرکاش ۵۴۲) اس قسم کے بہت سے مزید حوالجات اختصار کی وجہ سے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

ہندو ویدوں کے منکر آریہ سماج کا تیسرا نیم یہ ہے کہ "وید ست ودیاؤں کا پستک (کتاب) ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم (اعلیٰ فرض) ہے"۔ (۱) پنڈت جی چارواک۔ ابھانک۔ بودھ اور جینی مت کے فرقوں کے عقائد یوں نقل کرتے ہیں کہ (۸) "وید کے مصنف بھانڈ۔ بدذات اور نشاچر (راکھشس) ہیں"۔ "جر بھری ترپھری" وغیرہ پنڈتوں کے تمسخر آمیز الفاظ ہیں (۹) دیکھو شریروں کی کارروائی سوائے دھوتوں (بھانڈوں) کے ایسا کون لکھ سکتا ہے۔ کہ۔۔۔۔ (فحش۔ فتان)۔۔۔۔ اور لڑکی سے ہنسی مخول وغیرہ کیا جائے (۱۰) اور وید کے جس حصہ میں گوشت خوری کی ہدایت ہے وہ راکھشسوں کی تصنیف ہے"۔ (ست پرکاش ۵۰۳)

(۲) افسوس ہے چارواک۔ ابھانک۔ بودھ اور جینیوں پر کہ انہوں نے چاروں ویدوں کی اصل سنہتاؤں کو نہ سُنا نہ دیکھا اور نہ کسی عالم سے پڑھا اور مغالطہ میں پڑ کر ویدوں کی بیہودہ مذمت کرنے لگے۔ بدذات وام مارگیوں کی ناقابل۔ غیر مستند۔ فرضی اور واہیات شرحوں کو دیکھکر ویدوں کے مخالف بنکر جہالت کے اتھاہ سمندر میں جا ڈوبے ہے"۔ (ست پرکاش صفحہ ۵۰۲) (۳) وام مارگیوں نے نفو فرضی باتیں گھڑ کر ویدوں کے نام سے اپنی مطلب براری کرنے کے لئے حسب دلخواہ شراب نوشی گوشت خوری اور غیر عورت سے۔۔۔ وغیرہ بُرے کاموں کو رواج دینے کے لئے جو ویدوں پر دھبا لگایا ہے انہی کو دیکھ کر چارواک بودھ اور جین لوگ ویدوں کی مذمت

کرنے لگے۔ اور (انہوں نے) وید سے مخالفت اور انتشوبہ سے منکر بنکر اپنا الگ مت یعنی نانک مت جاری کر دیا

دست پر صفحہ ۵۲۳ (باقی آئندہ) خان

اصلاح نسوان در اسلام

ایام جاہلیت کے عربوں میں عورتوں کی جو حالت تھی وہ ناگفتہ بہ۔ محمد صاحب نے اس حالت کو بہت کچھ بدل ڈالا اور عورتوں کی حالت میں اصلاح کی۔ دختر کشی عربوں میں عام تھی۔ وہ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ لیکن پردے کی رسم کو انہوں نے جاری کیا۔ کثرت ازدواج کو جائز ٹھہرایا۔ طلاق کو کچھ قیود کے ساتھ جاری رکھا۔ اگر کوئی اپنی بیوی کو تین دفعہ یہ کہہ دے کہ میں نے تجھے طلاق دیا تو بس وہ عورت اُس پر حرام ہو جاتی ہے۔ محمد صاحب نے جو اصلاح کرنی شروع کی تھی اُسے وہ انجام تک پہنچاتے اگر اُن کی زندگی وفا کرتی۔ لیکن اُن کے تابعین اور تبع تابعین نے امور سلطنت میں پھنس کر اس سوشیل اصلاح کی طرف سے غفلت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محمد صاحب نے جو قیود کثرت ازدواج و طلاق پر عاید کی تھیں اُن کو بھی مسلمانوں نے بالائے طاق رکھ دیا۔ عورت بیچاری بچپن سے مرنے تک غلامی میں پڑی رہی۔ شادی سے پیشتر وہ والدین کے ماتحت ہوتی ہے۔ شادی کے وقت سے اپنے شوہر کے ماتحت۔ بیوہ ہونے پر پھر والدین و رشتہ داروں کے قبضے میں۔ طلاق حاصل کر کے بھی وہ آزاد نہیں سمجھی جاتی۔ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی اُس کو عام اجازت نہیں۔ لیکن جنگ عظیم کے بعد سے عورتوں کی حالت میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا۔ مصر۔ ٹرکی اور دیگر ممالک میں عورتیں پولیٹکل معاملات میں حصہ لینے لگیں۔ کھلے منہ پھرنے لگیں۔ پردے کو چھوڑ کر قومی مظاہروں اور جلسوں میں برملا شریک ہونے لگیں۔ اور پہلی دفعہ آزادی اور مساوات کا تقاضا شروع کیا اور تعلیم نسواں پر زور دیا گیا۔ اب بعض مسلمان تعلیم یافتہ عورتیں اپنی بہنوں کو آزاد کرنے میں کوشاں ہیں ٹرکی اور مصر میں جو بڑی بڑی اصلاحیں ہوئیں اُن میں بہت کچھ عورتوں کا ہاتھ تھا۔ شوہر کے چننے میں اُن کو بڑی آزادی حاصل ہے۔ عورتوں کے کلب ہیں اور بعض جگہوں میں تو عورت مرد دونوں شریک ہیں۔ انہوں نے یہ حق بھی حاصل کر لیا کہ مردوں کی طرح وہ کانسرٹوں سینما۔ لکچروں وغیرہ میں آزادانہ جا سکیں۔ بعضوں نے نقاب کو جواب دے کر یورپین ڈریس کو اختیار کر لیا ہے۔ اب لڑکیوں کو اجازت ہو گی کہ ۱۸ یا ۲۰ سال کی عمر تک کالج میں پڑھیں۔ بعض تعلیم یافتہ عورتیں بنکوں و دفتروں میں کلرک اور سکولوں میں ٹیچروں کا کام کر کے اپنی روزی کما رہی ہیں۔ آزادی کا یہ تقاضا ٹرکی میں سوشیل تحریک پر ہی محدود نہیں۔ بلکہ ٹرکی اور مصر کی پارلیمنٹوں میں یہ سوال آ گیا ہے اور اُن گورنمنٹوں کو مجبوراً اُن ممالک میں عورتوں کے اُن حقوق کو تسلیم کرنا پڑا۔ کثرت ازدواج قانوناً منع ہو گیا اور ایک بیوی رکھنے کا قانون پاس ہو گیا۔ طلاق کے قوانین بدل گئے۔ اب کسی کو اختیار نہیں کہ با وجہ یا بلا وجہ طلاق کا کلمہ تین دفعہ کہنے سے کسی عورت کو طلاق دے سکے۔ بلکہ طلاق کے لئے کچہری میں نالش کرنی پڑتی ہے اور عورت کو حق حاصل ہے کہ کچہری میں اپنے بیانات اور دلائل پیش کرے۔ ٹرکی میں دینی عدالتیں سب موقوف ہو گئیں۔ کیونکہ ترکوں نے سمجھا کہ ایسی دینی عدالتوں کا وقت جاتا رہا۔

امید ہے کہ دیگر اسلامی ممالک بھی ترکوں کی تقلید کر کے عورتوں کی حالت کو بہتر بنائینگے۔ یہ سوال علمی ہے۔ عورتوں کی حالت درحقیقت بہت پست اور ناتسلی بخش ہے۔ اس کو سدھارنے اور ترقی دینے میں سب مسلمانوں کو متفق ہو کر کوشش کرنی چاہئے اور ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کے مسلمان صاحبان بھی اس اصلاح میں کسی سے پیچھے نہ رہینگے۔ اور نہ لوگوں کو آنٹی پٹی تا دلیس کر کے اس ترقی کی راہ میں روڑا اٹکانے دینگے۔

ج۔ علی بخش۔

ریمارکس

گذشتہ سے پیوستہ

حالات و تعلیمات المسیح۔ اس ۴۲ صفحہ کے رسالہ میں۔ اناجیل کے الفاظ میں خداوند یسوع کی پیدائش اور تبلیغ تعلیمات اور معجزات۔ دُکھ اور موت قیامت اور صعود کا بیان ہے۔ گویا خداوند یسوع کی تواریخ ہے۔ انجیل کے مطابق طالب علموں کے واسطے عموماً اور جو لوگ مسیح کی زندگی کے حالات معلوم کرنا چاہیں اُن کے واسطے خصوصاً مفید ہے۔

بھجن اور غزلیں۔ اس میں ۲۰ گیت ہیں۔ یہ رسالہ ۱۲ ویں دفعہ طبع ہوا ہے۔ اس کے گیت بھجن ایسے ہر دلعزیز ہیں کہ ہر بار ہزاروں جلدیں چھپتی ہیں ختم ہو جاتی ہیں عام عبادتوں۔ میلوں اور میٹنگوں میں گانے کے قابل ہیں پنجاب میں ان گیتوں کا عام رواج ہے۔

چھپا ہوا خزانہ۔ اس میں قصے کے پیرایہ میں مسیحیوں اور مسلمانوں کے مباحثوں کا تذکرہ ہے۔ وہ مشہور چند اعتراضات جو عموماً محمدی صاحبان کیا کرتے ہیں۔ مسلمان مولوی کی طرف سے کئے گئے ہیں اور مناد ون نے اُن کا جواب دیا ہے۔ آخر میں محمدی مولوی کا مسیحی ہونا بیان کیا گیا ہے۔ دلچسپ کتاب ہے۔ خشک مسئلے نہیں۔ مگر ساتھ ساتھ دلچسپ واقعات اور مسیحی مناد وں کے تاریخی حال بھی ہیں یہ مسیحی منادوں کے واسطے سچ مچ چھپا خزانہ ہے۔

مذہب اور حقیقت۔ اس سے پیشتر میں اس پر ریویو کر چکا ہوں۔ شکریہ کے ساتھ رسید ۱۔ ذیل کی چار کتابیں ڈاکٹر جانسن صاحب کی



تصنیف ہیں۔ مضامین چاروں کے نو راصلاً نو ہیں لیکن زبان فصیح نہیں۔ بے جوڑ فقرے۔ محاورات ایسے ویسے۔ بے تکے سے نام۔ مثلاً ایک کا نام ہے **نصیحت روحانی**۔ اس اضافت کا پتہ نہیں کہ کیا معنے رکھتی۔ اگر روحانی نصیحت ہوتا تو کیا ہرج تھا بے معنی فقرہ دیکھئے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۴ سطر ۶ کی عبارت یوں ہے۔ پھر ایک جہنم بھی ہے۔ اس میں بدکار اپنی برائیوں کا پھل بھوگ کے باہر اندھیرے میں ڈالے جائینگے۔ نہیں معلوم جہنم کے بعد اندھیری کوٹھڑی کہاں ہے۔ مضمون اس رسالہ کا بہت اچھا ہے۔ اس میں زندگی۔ خدا۔ دعا۔ راہ نجات اور آسمانی میراث کا ذکر ہے۔

۲۔ ایک اور رسالہ مصنف کا عجیب نام کا ہے فہرست میں وہ ۱۲واں نمبر ہے۔ اس میں ۲۶ کہانیاں تمثیل کے طور پر بیان کر کے اُن سے روحانی مطلب نکالے ہیں لیکن نام اُس کا **تمثیلاتی اُستنانی** کچھ عجیب سا ہے۔ شاید ریجیس ٹرکٹ سوسائٹی کے ورنیکولر بابو لوگ اس کو سمجھتے ہونگے وہی سمجھا سکینگے۔ اُستانی تو تانیث اُستاد کی ہوئی تمثیل کے ساتھ آنی کا کیا مطلب ہو۔ کیا اس میں کچھ نسبتی ہو۔ پھر اس میں الف نون کے کیا معنی کیا یہ صیغہ جمع کے واسطے آئے ہیں۔ بہر صورت مضمون اچھا ہے۔ روحانی مضامین کے اظہار کے واسطے اچھی کہانیاں ہیں۔

۳۔ **دینی تعلیمات**۔ یہ بھی مصنف ممدوح کی تصنیف ہے۔ اس میں خاص پانچ باتوں کا ذکر ہے۔ الف۔ آسمانی باپ۔ ب۔ مسیح کا بیان ج۔ انسان کی برگشتگی د۔ انسان کی خوشی ہ۔ یسوع مسیح خدا ہو۔ عام فہم عبارت میں ان حقیقتوں کا اچھا بیان ہے۔

۴۔ چوتھا رسالہ اپنی صاحب کا مذہب کی نسبت ایک بحث۔ اس میں مسیحی مذہب اور ہندو مذہب کا مقابلہ کیا گیا ہے مکالمہ کے طور پر سوال و جواب ہیں۔ منادوں کے واسطے اچھا مددگار رسالہ ہو۔ طالب علموں کے واسطے مفید ہے۔

بائبل کی کہانیاں۔ سنڈے سکولوں بچوں اور ابتدائی مسیحیوں کی تعلیم کے واسطے بہت مفید ہے۔ اس میں ۴۴ کہانیاں ہیں۔ یہ کورس ۲ برس کے واسطے ہے۔ پہلے برس ۲۲ کہانیاں۔ پھر دوسرے برس ۲۲۔ میرے خیال میں سنڈے سکولوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ طرق بیان اچھا ہے۔ آدم حوا سے شروع ہے۔ ہر کہانی کا بیان بائبل کے حوالے دے کر۔ پھر سوالات لکھ کے کہانی سکھانے کا خاص طریقہ بیان کیا ہے۔ ہر ایک کہانی کے بعد ایک ایک گیت غزل یا بھجن ہو۔ اس کا لطف مطالعہ سے حاصل ہوگا۔ ریویو میں اس کا نقشہ نہیں اُتر سکتا۔ کئی زبانوں میں یہ شائع ہو چکی ہو

دلچسپ اور نصیحت آموز کہانیاں۔ ۱۰۰ سے زیادہ ہیں۔ واعظ نے واعظین کے واسطے جمع کی ہیں ہمارا خداوند عموماً تمثیلوں میں کلام کیا کرتا تھا۔ جو سامعین کے واسطے نہ صرف دلچسپ ہوتا تھا بلکہ بخوبی سمجھ آتا تھا ہمارے واعظین خشک واعظ میں مسئلے گھڑنے اور بیان کرنے کے عادی ہیں جن کی بابت اکثر سننے میں آتا رہتا ہو کہ اس کی وعظ میں تو کچھ مزا نہیں۔ ان تمثیلوں اور کہانیوں سے وعظ مزیدار بنجاتی ہے۔ ایک تو سامعین اکتاتے نہیں دوسرا صفائی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ تیسرا دلچسپی بڑھتی ہے۔ امید ہے کہ مناد صاحبان اس کی قدر کرینگے۔ بچوں کے واسطے بھی نہایت دلچسپ اور انٹرسٹنگ ہیں۔ آپ دیکھیں اور اوروں کو دکھائیں۔ میں نے ان کو بعض احباب کے تقاضے پر تحریر کیا ہے جسکو مہربانی سے بک ڈپو نے شائع کیا۔

باقی تین کتابیں ابھی میرے زیر مطالعہ ہیں۔ ان پر پھر کسی وقت ریویو لکھونگا۔ فی الحال شکریہ کے ساتھ رسید قبول ہو۔

واعظ

ولایت میں بیرسٹر عورتوں کی تعداد

بیان کیا جاتا ہے کہ ولایت میں آجکل ۔۔ عورتیں بیرسٹری کر رہی ہیں +

خبریں

سرکاری اعلان۔ پچھلے دنوں پنجاب کونسل میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا گیا تھا کہ گورنمنٹ کوئی گوردوارہ بل تیار نہیں کر رہی۔ اور نہ ہی ایسا کرنے کا ارادہ ہے۔ اسی موقع پہ یہ بھی کہا گیا تھا کہ مسٹر ایمرسن ڈپٹی کمشنر لاہور سکھ مہمان سے ساتھ ملکر اور ان کے ساتھ سکھ معاملات کے متعلق سپیشل ڈیوٹی کے عہدہ پر وہ پچھلے دنوں لگائے گئے تھے۔ افراض پر بحث کرنے کو خواہش ہونگے۔ اس کے بعد سکھ ممبران کے ساتھ یہ بحث ہوئی اور سکھ ممبران نے اب مسٹر ایمرسن کو مطلع کیا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ایک ایسے گوردوارہ بل کے اصولوں پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں جو تمام متعلقہ مفاد کے لئے قابل قبولیت ہو اور جس کے لئے گورنمنٹ آسانی سے بہم پہنچا سکے۔ اب مسٹر ایمرسن اور مسٹر بجل تاہم اختتام ڈپٹی کمشنر امرتسر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے سکھ ممبران کے ساتھ ملاقات کریں بحث مباحثہ محض گوردوارہ بل سے تعلق رکھنے والی تجاویز تک ہی محدود رہیگا۔ تاکہ ایک پرائیوٹ ممبر اس بل کو پیش کر سکے۔

ایم۔ ای مشن کی انڈس ریور مشن کانفرنس جس کی ایم ای مشن لاہور مورخہ ۱۰ نومبر سے ۱۵ تک فراہم رہی۔ جس میں تمام خادمان دین فراہم تھے۔ کانفرنس کی کاروائی سے آسانی سے یہ حقیقت ظاہر تھی کہ پنجاب میں ایم۔ ای مشن کا کام نہایت وسیع ہے۔ جو بشپ جے۔ ڈبلیو رابنسن ڈی ڈی کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے۔ ہمیں یہ معلوم کر کے کمال خوشی ہوئی کہ چند خدام مشن مسیحی خدمت میں نہایت سرگرم اور اپنے علاقوں میں کامیاب ہیں۔ ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ جو آنسوؤں سے بوتے ہیں وہ خوشی سے درو کریں۔

ہم ناظرین کرام کو خدا کا شکر کرتے ہوئے یہ خبر دیتے



ہیں کہ خدا نے مرزا عبدالغنی بتیاب کو قادیانی احمدیوں کے مقابل مقدمہ میں فتح بخشی۔ مرزا عبدالغنی صاحب لکھتے ہیں۔

عدالت گورداسپور ۲۴ نومبر ۳ بجے جناب پادری صاحب

یسوع مسیح کی فتح

۲۴ نومبر ۳ بجے دن کو مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور نے مرزائیوں کا مقدمہ جو میرے خلاف زیر دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند جھوٹا چلایا ہوا تھا وہ خارج ہو گیا ہے۔ مرزائیوں کی متعدد چار سالہ کوششوں میں سے یہ اُن کا آخری حربہ تھا۔ جس میں خداوند نے اُن کو نیچا دکھایا جب مجھ کو اور مرزائیوں کو مجسٹریٹ نے بلا کر حکم سُنایا! تو بے ساختہ مجھ سے بآواز بلند یوں تین نعرے نکل گئے کہ خداوند یسوع مسیح کی جے۔ جے۔ جے۔ مرزا عبدالغنی

گورنر جنرل سوڈان زخموں سے جانبر نہ ہو سکا۔ سر لی سٹیک ہسپتال میں مر گئے۔

ٹمبرٹو ۱۲ نومبر۔ سپین کی فوج جب خرشیان سے میتوٹن کو جا رہی تھی اس وقت مور لوگوں کی طرف سے حملہ کیا گیا۔ اس وقت لڑائی جاری ہو گئی لیکن سپین کا نقصان زیادہ ہوا۔

ٹمبرٹو ۲۰ نومبر کل شرشال سے ٹیٹوٹن کے روانہ ہوتے وقت جنرل سرنو اور لفٹنٹ قتل کئے گئے۔ ایک سرکاری اعلان سے مظہر ہے کہ جنرل برنگر جنہوں نے جنرل سرنو کا چارج لیا تھا بہت سخت مجروح ہوئے ہیں بہت سارے سپاہیوں اور افسروں کے علاوہ دو لفٹنٹ قتل کئے گئے ہیں۔ اور دو سخت زخمی ہوئے ہیں

پنجاب پریس ایسوسی ایشن اس لئے قائم کی گئی ہے تاکہ مزدوروں کو بلند کیا جائے۔ ہر وہ شخص جو پنجاب کے کسی پریس۔ اخبار۔ رسالہ صحیفہ یا جریدہ وغیرہ میں ملازم ہے یا مزدوری یا اُجرت پر کام کرتا ہے وہ اس ایسوسی ایشن کا ممبر بن سکتا ہے۔ اس کا مرتبہ اس کا حق رائے دہندگی کسی اعتبار سے بھی کسی سے کم نہیں ہوگا۔ آپ کے تمام حقوق کی حفاظت۔ مطالبات کی نگہداشت اور شکایات کے دور کرنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اس ایسوسی ایشن کے خود ممبر بن جائیں اور دوسروں کو اس کا ممبر بننے کے لئے اُبھاریں اس ایسوسی ایشن کی سرپرستی میں بہت جلد ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ جس کا پروگرام علیحدہ شائع کر دیا جائیگا۔ مزید معلومات کے لئے سکرٹری صاحب سے خط و کتابت کرنی چاہئے

راجزادہ شانتی نارائن پریذیڈنٹ

رام چند کپور۔ بی۔ اے سکرٹری

پری محل اندرون شاہ عالمی دروازہ لاہور

بردوان ضلع کے مقام سماپور بارعقال سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں پر ایک دولتمند سوداگر کے مکان پر زبردست ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو تعداد میں ۱۶ تھے جو کہ جانستان آتشین اسلحے سے مسلح تھے۔ اُنہوں نے سارے مکان کا کونہ کونہ چھان مارا اور وہ قریباً ۸ ہزار روپیہ نقد و زیورات کی صورت میں لے گئے۔ پولیس سرگرمی سے مصروف تحقیقات ہے

قاہرہ کا پیغام مخصوص مظہر ہے کہ مصر کی جمعیتہ خلافۃ کے بعض ارکان کا بیان ہے کہ آئیندہ جو موتمر اسلامی منعقد ہونے والی ہے غالباً وہ خلیفہ عبدالمجید کی خلافت کا اعلان کر دے گی اور اُن مقر مکہ معظمہ کو بنائیگی۔ اس طرح یہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔ مسلمان ہند بھی اس سے متفق ہیں۔ لیکن یہ شرط لگاتے ہیں کہ تمام اسلامی اقوام مکہ معظمہ میں خلیفہ عبدالمجید کی علمی اور مادی امداد کریں۔ وندے ماترم ؍

کلکتہ ۲۰ نومبر۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے میزبرگ اینڈ کمپنی کے مسٹر ٹھاسن برگ پر بے تحاشا اور لاپرواہی سے گاڑی چلانے کے الزام میں ۵۰۰ روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۶ ہفتہ کی قید سخت کا حکم دیا۔ ملزم پر الزام یہ تھا کہ اُس نے کرنسی آفس کے نزدیک مسٹر اے رائنٹ چیف انجینیر کو مجروح کیا تھا اس وقت ملزم اپنی موٹر کار غلط طرز اور تیز رفتار سے چلا رہا تھا۔ ملزم مسٹر رائیٹ کو گرا کر موٹر تیز کر کے بھاگ گیا۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ جونز نے تعاقب کر کے اُس کا سراغ نکالا۔

دربھنگا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر بلگرامی ڈپٹی مجسٹریٹ کو جبکہ وہ خودکشی کرنے کی کوشش کر رہے گرفتار کر لیا گیا۔ ضمانت کی درخواست ابھی تک منظور نہیں کی گئی۔ ایک اور مسلمان کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

قسطنطنیہ ۲۲ نومبر عصمت پاشا وزیر اعظم ٹرکی نے خرابی صحت کی وجہ سے استعفا دیدیا ہے ان کی جگہ فتح بے وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔

پروفیسر جگدیش مترنے اپنی ہپناٹزم کی طاقت کے کرشمے دکھائے۔ آپ نے کئی لڑکوں کو بیہوش کر کے ان سے اپنی مرضی کے مطابق کہلوایا اور بعض لڑکوں سے تو ایسی باتیں کرائیں کہ تمام حاضرین بہت دیر تک ہنستے رہے اخیر میں آپ نے تمام ہال پر اپنا اثر دکھانا شروع کیا حاضرین میں سے کئی لوگ گہری نیند سو گئے۔ ایڈیٹر ملاپ بھی مدہوش ہو گئے۔

ضرورت

مجھے ایک پاس شدہ ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو کہ شادی شدہ ہو اور مسیحی مذہب پھیلانے کا شوق رکھتا ہو تنخواہ شروع میں ۵۵ روپیہ ملینگے۔ ترقی کوشش اور محنت پر موقوف ہے۔

المشتہر

پادری جے۔ سی۔ ہرسن۔ سی۔ ایم۔ ایس
برہمن ضلع آگرہ۔



بزرگ پادری صاحب نے مضمون عالمگیر مذہب کے اول چار معیار قائم کئے (۱) مواسات - یعنی ہمدردی (۲) مساوات یعنی برابری (۳) مواخات - یعنی برادری (۴) حریت - یعنی آزادی اور پھر یکے بعد دیگرے آپ نے انہیں معیاروں کو با تفسیر پیش کیا

(۱) مواسات - انسان چونکہ مدنی الطبع واقع ہوا ہے اور لازماً ایک دوسرے کی مدد کا محتاج ہے۔ اس لئے مواسات یا ہمدردی عالمگیر مذہب کا جزو لازمی ہونا چاہئیے۔ مذہب عیسوی کی تعلیم اور اس سے اور بھی زیادہ خود خداوند مسیح کی اور اُن کے پیروکاروں کی زندگیاں بڑے زور سے شاہد ہیں کہ مذہب عیسوی میں نہ صرف کمال درجہ کی مواسات کی تعلیم ہے - بلکہ اُس کے مطابق عمل بھی پایا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے تعلیم کا - اپنے پڑوسی کو اپنی مانند پیار کر۔ (تشریح پڑوسی کون ہیں) خداوند مسیح اور اُن کے ایک شاگرد استفنس نے اپنے قاتلوں کے واسطے کیا دعا کی۔ اے باپ انہیں معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ زمانہ موجودہ میں ہمدردی کی زندہ نظیریں مشنری صاحبان ہیں۔ یہ اس ملک میں جہاں ان کو ہزارہا قسم کی تکالیف برداشت کرنا پڑتیں ہیں کیوں آتے ہیں۔ صرف ہمدردی کی غرض سے۔ مدارس کالج - شفا خانے - بیوہ خانے - کوڑھی و اندھے خانے وغیرہ کیوں کھولتے ہیں۔ صرف اس ہی ہمدردی کی وجہ سے۔

(۲) مساوات یعنی برابری - عالمگیر مذہب کی پہچان اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ اُس میں برابری کی تعلیم ہے یا کہ نہیں اور کہ اس میں تعلیم کے مطابق عمل ہے یا نہیں۔ اس جزو کا پہلے جزو سے یعنے مواسات سے تعلق قریب ہے کیونکہ بلا مواسات مساوات غیر ممکن ہے اور بلا مساوات مواسات غیر ممکن۔

مذہب عیسوی کی تعلیم کے مطابق نہ کوئی اونچ ہے نہ نیچ اور نہ اعلیٰ و ادنیٰ۔ اس میں کسی قسم کی تفریق کی تعلیم نہیں پائی جاتی - گلاتیوں ۳: ۲۸ -

(۳) مواخات - یعنی برادری - اس جزو کا تعلق مذکورہ بالا جزوں سے نہایت قریب ہے کیونکہ تاوقتیکہ ہم غیروں کیساتھ ہمدرد نہ ہوں اور اُنکو اپنے برابر اور یکساں نہ سمجھیں تب تک ہم ان کو اپنا برادر نہیں کہہ سکتے۔ خداوند مسیح فرماتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ ویسا ہی کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو۔ کہ غیر تمہارے ساتھ کریں۔ یعنے ان تمام باتوں کا ہونا مواسات اور مساوات پر مبنی ہے -

(۴) حریت یعنے آزادی - عالمگیر مذہب میں آزادی کی تعلیم ہونا لازمی ہے کیونکہ مذہب کی غرض یہی ہے کہ انسان کو بندھنوں سے آزاد کرے۔ مذہب عیسوی میں آزادی پائی جاتی ہو۔ چنانچہ پرستش و عبادت کے بارے میں کسی قسم کے وقت یا جگہ یا بیرونی قیود یا شرائط کا مذہب عیسوی کی تعلیم میں مطلق ذکر نہیں۔ خود خداوند مسیح کا کلام ہے کہ "نہ تم یروشلم میں نہ اُس پہاڑ پر بلکہ ہر جگہ روح اور راستی سے عبادت کرو گے" اس آزادی کی نظیریں دنیا کی تاریخ میں ہر طرف موجود ہیں۔ یعنے جن ملکوں میں مسیحی مذہب کی تعلیم زیر عمل ہے اور جن ملکوں میں یہ تعلیم پہنچتی جاتی ہے وہاں آزادی و ترقی پائی جاتی ہے۔ انسانوں میں باہمی تعلقات درست کئے جا رہے ہیں۔ امن پھیل رہا ہے حقوق و جان و مال کی حفاظت مظلوموں کی فریاد رسی ہو رہی ہے -

معزز حاضرین ان ہی امور کی وجہ سے مسیحی مذہب اس قدر پھیل گیا ہے اور عالمگیر ہو گیا ہے عجیب بات ہے کہ وہ مذہب اس قدر ترقی پذیر ہو کہ جس کا بانی خود بالکل غریب و بے سروسامان تھا - اور جس کی نہ کوئی پولیٹیکل سوسائٹی نہ کوئی حکومت سرپرست یا حامی تھی اور جس کے حواری بھی کم تعلیم یافتہ اور بہت ہی نیچ طبقہ سے تھے۔ یہ سب اسکی دلیل ہے کہ اس میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جو کہ ایک عالمگیر مذہب میں ہونی چاہئے - اگر یہ مذہب عالمگیر نہ ہوتا تو اسقدر کمزور آغاز سے اس انجام کو ہرگز نہ پہنچتا۔ روم کی سلطنت کے زمانہ میں اس مذہب پر کیا کیا نہ گذرا مگر یہ غالب آیا اور پھر غالب آیا اور عصائی آدم صلیب مسیح کے تابع ہوا معزز حاضرین یہ سب اس قول کے مطابق ہوا اور ہوتا جاتا ہے۔ جو خداوند مسیح نے صلیب پر فرمایا جبکہ وہ بظاہر نہایت حقیر اور کمزور سمجھے گئے تھے۔ یعنی "میں دنیا پر غالب آیا ہوں"۔

لیکچر کے بعد مضمون لیکچر پر سوال کرنے کی اجازت تھی ایک مُسلمان بھائی نے دو اعتراضات پیش کئے (۱) کہ اشاعت مذہب عیسوی بائبل کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے اس لئے اس سے دعوئ عالمگیری ثابت نہیں ہوتا (۲) دیگر مذاہب جو کہ فی زمانہ میدان میں ہیں مگر مقابل مذہب عیسوی کے زیادہ معتقد ہیں پس مذہب عیسوی عالمگیر کیونکر ہوا۔ جواب (۱) اگر بالفرض محال یہ مان بھی لیں کہ کہیں کہیں اشاعت مذہب میں تعلیم سے تجاوز کیا گیا تو تعلیم پر اس سے کوئی حرف نہیں آتا۔ دیکھئے اسلام میں شراب مطلق حرام ہے۔ لیکن اکثر مُسلمان پیتے ہیں تو کیا ان کے اس فعل سے اسلام پر حرف آتا ہے ہرگز نہیں۔ دوسرے ایسی کوئی مثال تواریخ سے نہیں ملتی جہاں تلوار و جبر سے اشاعت مذہب کیگئی ہو۔ خود اسلام شاہد ہے کہ مذہب عیسوی عالمگیر مذہب ہے۔ کیونکہ آخری زمانہ میں دجال کو خود خداوند مسیح ہی شکست دینگے۔ جواب (۲) میں مذہب عیسوی کا عالمگیر ہونا تعداد پر مبنی نہیں کرتا ہوں۔ عالمگیر ایک صفت مضمر ہے۔ جو بتدریج ظہور پاتی جاتی ہے۔ اگر اس دنیا میں صرف پانچ ہی عیسائی کیوں نہ ہوتے تو بھی میں کہتا کہ مذہب عیسوی عالمگیر مذہب ہے۔ یعنی اس میں مادہ عالمگیری موجود ہے۔

بی سی لال ہیڈ مشن ہائی سکول فتح آباد

ماسٹر جلال مسیح کوٹلہ کی روحانی خدمت گوجرانوالہ میں

عرصہ ۲۰ سال سے بستی ڈوگراں گوجرانوالہ شہر کے قریباً ۵۰ خانہ ان جو کہ پریسبٹیرین کلیسیا کے شریک تھے رومن کیتھولک کلیسیا کے شریک ہو گئے تھے مگر خدا باپ نے ماسٹر جلال مسیح صاحب کو اپنی خدمت کیلئے گوجرانوالہ میں بھیجا۔ ماسٹر صاحب نے شروع پاک

سے معمور ہو کر قریباً پانچ دن اپنی خانہ اڑس میں روحانی خدمت کی۔ جو رومن کیتھولک ہو گئے تھے۔ آخر کار ۔۔۔ مورخہ ۲۴ اگست بوقت شام کل ان تمام خانہ اڑس نے رومن کیتھولک کا انکار کیا اور پھر اپنی پریسبٹیرین مسیحی کلیسیا میں شریک ہو گئے۔ امید ہے کہ ہر ایک مسیحی ان خانہ اڑس کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھینگے۔

شنندر داس۔ ایلڈر۔ گوجرانوالہ

ایک نادر موقع

یہ موقع ہرگز دوبارہ نہ دیا جائیگا

وے صاحبان جنکو سستے عمدہ مضبوط قابل اطمینان اور پایہ دار جوتے درکار ہوں اس موقع کو ہرگز کھو نہ دینگے بلکہ فوراً نصف قیمت سے بھی کم قیمت پر خرید فرمائینگے۔ قیمت تخفیف کر دینے کی غرض یہ ہے کہ منڈے جوتوں کا موجودہ اسٹاک فروخت ہو جائے نصف سول زائد لگا ہوا ہے گر نقش نمونہ اور ڈھنگ پر تیار کیا ہے اصل قیمت مبلغ تین روپیہ ہے۔ لیکن اب صرف ناظرین کے ہاتھ فی جوڑا مبلغ ایک روپیہ (عہ) کو فروخت کیا جائیگا۔ لہٰذا اپنے پر ہیروں ناپ بھیجدوں۔ اسکول کے طلبا کیلئے طلب فرمائے رعایتی قیمت عہ موجودہ مال فروخت ہو جانے کے بعد اس نرخ پر ہرگز آرڈر وی پی جسٹرڈ نہ کئے جائینگے۔

نوٹ۔ ہمارے کارخانہ سے علاوہ منڈے جوتے کے ہر قسم کا دیگر چمڑے کا سامان بنتے جوتے۔ بوٹ۔ انیشن بوٹ۔ بیلٹ۔ ہینڈ بیگ۔ ڈریس کیس۔ بسترہ بند۔ ہولڈ آل۔ چمڑے کے ٹرنک۔ بندوق کے غلاف۔ زین۔ وسازہر قسم کے برش۔ گھوڑے۔ گاڑی کا سامان ٹپی۔ ڈیرے۔ ودری۔ سٹیٹ تھیلے وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و کم قیمت پر دستیاب ہو سکتا ہے۔ اسکول کے طلبا و یتیم خانہ کے واسطے خاص رعایت کیجاتی ہے۔

آرمی پولیس اکوپمنٹ سپلائی کمپنی کانپور

کرسمس نمبر

کے لئے نہایت عمدہ مضامین تیار کر کے ارسال فرمائیں۔

اُردو ٹریکٹ

سورج کی روشنی بھیتر آنے دو۔ ا۔ے۔ ایل۔ او۔ ای کا ایک ٹریکٹ باتصویر صفحہ ۲۴۔ ۳ پائی۔

سورہ فاتحہ۔ قرآن کی پہلی سورۃ کے بیان میں ۳ پائی

شرع و فضل۔ شریعت اور خدا کے فضل کا مقابلہ صفحہ ۹۔ ۳ پائی۔

تلے دار پگڑی۔ بچوں کے لئے ایک سبق آموز کہانی صفحہ ۲۲۔ ۶ پائی۔

طالب الحق کے سوال کا جواب۔ ایک شخص کی چٹھی کا جواب صفحہ ۳۱۔ ۳ پائی۔

تثلیث فی التوحید۔ ثابت کیا ہے کہ تثلیث ہی توحید الٰہی ہے۔ صفحہ ۲۴۔ ۳ پائی۔

توبہ کی حقیقت۔ توبہ کی علامتیں اور حقیقت اور نتیجہ صفحہ ۲۰۔ ۳ پائی۔

طریق تحقیق۔ کسی چیز یا مسئلہ کی جانچ کے طریقے اور اصول صفحہ ۱۹۔ ۳ پائی

ویدوں کی دیوتا پرستی۔ ویدوں میں بہت سے دیوی دیوتاؤں کی پوجا کی تعلیم ہے صفحہ ۲۰۔ ۶ پائی۔

بیان فارقلیط۔ یہودیوں کے لئے چھوٹا سا مگر عمدہ رسالہ ہے۔ صہ۔ ا پائی۔

بائبل اور دیگر کتب مقدسہ۔ دوسرے مذاہب کی مقدس کتابوں کا بائبل سے مقابلہ۔ صفحہ ۵۶۔ ۹ پائی

بائبل کی حکائتیں حصہ اول ۳ پائی حصہ دوم ۳ پائی

قیامت مسیح۔ از پادری علی بخش صاحب مسیح کا جی اُٹھنا

حل الاشکال مع مفتاح القلوب تثلیث پر

قیامت المسیح۔ مسیح کا جی اُٹھنا

آرلبن صاحب کے ٹریکٹ۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ آپ کا کیا حال چال ہے۔ آپ کی عمر کتنی ہے۔ کیا جنگ ختم ہو گئی ہے

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول ٹبالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول ٹبالہ۔ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے معہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری تک فی طالب علم با تجربہ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔

کلاس فیس سرکاری کا ⅓ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کتا ماسے مانے تک سر کو نول عصہ سے معہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپریس روڈ لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔